تقریر بابت برکات الدعا
وقت 5-7 منٹ

تقریر

دُعا کی حقیقت، اہمیت اور برکات

(ازروئے تحریرات حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ:187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذو المنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

معزز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات وافاضات کی روسے دعا کی حقیقت، اہمیت اور برکات بیان کرنی ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

”دعا کی ماہیّت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے رب میں ایک تعلقِ مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل اُمید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔“

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 9-10)

سامعین! پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابتِ دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔“

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

قبولیت دعا کے بارہ میں اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا ہے۔
"میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسبابِ طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

پھر اپنے ذاتی تجربہ سے دعا کی جو قوت اور طاقت آپؑ نے محسوس کی اس بارہ میں اپنی زندگی کا نچوڑ یوں پیش فرمایا:
"وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گُداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔
مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔
مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-223)

نیز فرمایا "ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 147)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔
قبولیت دعا کے بارہ میں یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعا کا قبول ہونا دو طور سے ہوتا ہے ایک بطور ابتلاء اور ایک بطور اصطفا۔ بطور ابتلاء تو کبھی کبھی گنہگاروں، نافرمانوں بلکہ کافروں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے مگر ایسا قبول ہونا حقیقی قبولیت پر دلالت نہیں کرتا لیکن جو دعائیں اصطفاء کی وجہ سے قبول ہوتی ہیں ان میں یہ نشان ہوتے ہیں۔
اوّل یہ کہ دعا کرنے والا متقی اور راستباز اور کامل فرد ہوتا ہے۔
دوسرے یہ کہ بذریعہ مکالماتِ الٰہیہ اس دعا کی قبولیت سے اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔
تیسرے یہ کہ اکثر وہ دعائیں جو قبول کی جاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی اور پیچیدہ کاموں کے متعلق ہوتی ہیں جن کی قبولیت سے کھل جاتا ہے کہ یہ انسان کا کام اور تدبیر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص نمونۂ قدرت ہے جو خاص بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔
چوتھے یہ کہ ابتلائی دعائیں تو کبھی کبھی شاذ و نادر کے طور پر قبول ہوتی ہیں لیکن اصطفائی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔
پانچویں یہ کہ صاحب اصطفائی دعا کا، موردِ عنایاتِ الٰہی کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولّی ہو جاتا ہے اور عشقِ الٰہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی ہستی اور روحانی لذت یابی اور تنعّم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں۔
سامعین! دعا کی اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"وہ (یعنی بعض لوگ) حقیقتِ دعا سے محض ناواقف ہوتے ہیں اور اس کے اثر سے بے خبر اور اپنی خالی اُمیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر کہہ اُٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں اور اس سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 150)

پھر فرمایا:

"سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔ اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591)

فرمایا:

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اُسے برباد نہیں کیا کرتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 232)

دعا کو اُمّ یعنی ماں کا درجہ دیتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔

"میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ (یعنی اصل یا جڑ) کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ، اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) ہے۔ کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 333)

پھر دعا کو اسمِ اعظم قرار دیا۔ فرمایا

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 202)

سامعین! دعا کی برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مَیں ان کے لئے دعا کرتا ہوں دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 100)

پھر ایک برکت یوں بیان کی۔

"دعا عمدہ شے ہے اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے پھر قساوت پیدا ہوتی ہے پھر خدا سے اجنبیت پھر عداوت پھر نتیجہ سلبِ ایمان ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 628)

"لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے رَدِبلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 201)

"اگر کوئی تقدیر مُعلّق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 24)

دعا کی برکات کا ذکر چل رہا ہے اِسی تسلسل میں فرماتے ہیں۔

"اللہ جلّشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا وزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 315)

”حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے... جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے... اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397)

حضورِ نماز کے لئے دعا

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی نظیر حسین سخا دہلوی کو اُن کے خط کے جواب میں نماز میں حصولِ حضور کا طریق بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

”نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اے خدائے قادر ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں ہو سکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میں میسر آوے۔“

(الحکم 24 مئی 1904ء صفحہ 2 کالم نمبر 3)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی حقیقت سمجھتے ہوئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

(بشکریہ: ادعیۃ المہدی از حافظ مظفر احمد صاحب)

✡✡✡✡